قادیانی کے لیے دعائے مغفرت!

شاہد حمید

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور احمد کی والدہ ناصرہ احمد ۲۸ ؍جولائی جمعرات کو آنجہانی ہوئی جنکی آخری رسومات ۳۰ ؍جولائی بروز ہفتہ کو پہلے فیصل آباد اور پھر چناب نگر میں ادا کی گئیں، ریجنل پولیس آفیسر فیصل آباد کے حکم کے تحت چناب نگر قبرستان اور قادیانی جماعت کے مین مرکز کو چاروں اطراف سے فیصل آباد، چنیوٹ اور جھنگ پولیس کی بھاری نفری نے گھیرے رکھا، چناب نگر کا مین بازار بند کر دیا گیا تھا، جبکہ خاص حفاظتی انتظامات کے تحت آخری رسومات کی ادائیگی ہوئی ایک اطلاع کے مطابق چناب نگر سابق ربوہ میں ہائی الرٹ رہا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام ریلوے اسٹیشن پر جامع مسجد محمدیہ کے ایریے کو سیل کر دیا گیا تھا آخری رسومات کے لئے خاص حفاظتی انتظامات کیے گئے۔

لندن میں مقیم ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے بلا تاخیر ناصرہ احمد کے اہل خانہ اور قادیانی جماعت کے ذمہ داران سے فون کر کے تعزیت وبخشش کی دعا کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے گناہوں کو معاف فرمائے، مرزا مسرور احمد کو الطاف حسین نے فون پہ کہا کہ تمام سوگواران کو یہ صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ اور صبر جمیل عطا کرے وغیرہ وغیرہ اختلافات کے باوجود کراچی میں الطاف حسین اور ایم کیو ایم کے ووٹ بنک اور قوت کا بڑا وزن ہے اور ایم کیو ایم میں صحیح العقیدہ افراد کی بھی ایک خاصی تعداد موجود ہے پھر بھی کسی کا کوئی لحاظ نہ رکھتے ہوئے جب بھی موقع ملتا ہے الطاف حسین قادیانیوں کی خوشہ چینی کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے مرزا طاہر احمد کی موت پر بھی الطاف حسین نے اِسی قسم کے تأثرات کا اظہار کیا تھا چنانچہ ۸ ؍ستمبر ۲۰۰۹ء کو ایکسپریس نیوز کو دیئے گئے ایک انٹرویو جسے ۹ ؍ ستمبر ۲۰۰۹ء کو نشر کیا گیا تھا میں جناب الطاف حسین نے کہا: ''جب مرزا طاہر کا انتقال ہوا، واحد الطاف حسین تھا جس کا تعزیتی بیان گیا تھا، جس پر کئی اخبارات نے میرے خلاف اداریے لکھے کہ میں نے کفر کیا ہے اور میں یہ کفر دوبارہ کرنے جا رہا ہوں، جس کا دل چاہے مجھ پر فتویٰ دے، میں نے احمدیوں کا لٹریچر بھی پڑھا ہے، میں نے احمدیوں کے پروگرام بھی دیکھے ہیں، ان کا وہی کلمہ ہے سرکار دوعالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وہ آخری نبی مانتے ہیں''۔

مختلف وجوہ کی بنیاد پر قادیانی مسئلہ برصغیر میں بڑی اہمیت کا حامل رہا ہے ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو ان کے اپنے عقائد کی روشنی میں ملت اسلامیہ سے آئینی طور پر الگ کر کے ملک کی ساتویں غیر مسلم اقلیت قرار دے چکی ہے، اسمبلی میں ۱۳ دن کی بحث ہوئی، قادیانی خلیفہ مرزا ناصر احمد ملت اسلامیہ کے مؤقف اور پارلیمنٹ کے سامنے اپنے آپ کو مسلمان ثابت

کرنے میں ناکام بلکہ نامراد ہوا، اعلیٰ عدالتوں کے متعدد فیصلے آئے اور اسلامی شعائر کے استعمال سے قادیانیوں کو قانوناً روک دیا گیا۔ بظاہر لگتا ہے کہ الطاف حسین نے قادیانی لٹریچر کا مطالعہ سرے سے کیا ہی نہیں یا پھر وہ تجاہل عارفانہ سے کام لے رہے ہیں ،ورنہ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مجدد، عیسیٰ، مہدی اور (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ ہونے کے متعدد دعوے کیے۔ الطاف حسین پارلیمنٹ میں ۱۹۷۴ء والی کارروائی ہی کا مطالعہ فرما لیں تو ان کی آنکھیں کھلنے کے لئے کافی ہوگی۔ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو جب پارلیمنٹ میں متفقہ قرارداد کے ذریعے لاہوری وقادیانی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو اس کے فوراً بعد پیپلز پارٹی کے بانی ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے اپنے خطاب میں اِسے پورے ایوان کا فیصلہ قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ:

''آج کے روز جو فیصلہ ہوا ہے یہ ایک قومی فیصلہ ہے، یہ پاکستان کی عوام کا فیصلہ ہے، یہ فیصلہ پاکستان کے مسلمانوں کے ارادے، خواہشات اور ان کے جذبات کی عکاسی کرتا ہے ۱۹۵۳ء میں اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے وحشیانہ طور پر طاقت کا استعمال کیا گیا تھا جو اس مسئلہ کے حل کے لئے نہیں، بلکہ اس مسئلہ کو دبانے کے لئے تھا۔''

اپنی پھانسی سے قبل بھٹو مرحوم جب اڈیالہ جیل میں تھے تو ڈیوٹی آفیسر کرنل رفیع الدین سے انہوں نے کہا کہ: ''قادیانی اصل میں پاکستان میں وہ مرتبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے،،

علامہ اقبال مرحوم نے ''قادیانیت کو یہودیت کا چربہ قرار دیا اور کہا کہ قادیانی اسلام کے اور وطن دونوں کے غدار ہیں''

۱۹۸۴ء میں قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان کے نیوکلیئر پروگرام کا ماڈل امریکہ کو فراہم کیا اور اس کا تذکرہ سابق بیوروکریٹ زاہد ملک نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ مذہبی عقائد اور کفر وارتداد سے ہٹ کر بھی ہم دیکھیں تو قادیانی ملک وملت اور وطن عزیز کی سلامتی کے درپے ہیں۔ ''اکھنڈ بھارت'' قادیانیوں کا مذہبی عقیدہ ہے ربوہ میں مرزا بشیر الدین محمود کی قبر پر ایک عرصہ تک یہ تختی لگی ہوئی تھی کہ ''ہمارے مُردے یہاں امانتاً دفن ہیں آخر کار ہمیں ہندوستان لے جانا ہے۔ اِن عقائد اور حالات وواقعات کے حوالے سے ہم دیکھیں تو پھر الطاف حسین کا ہر موقع پر منکرین ختم نبوت اور قادیانیوں کی طرف جھکاؤ کھل کر سمجھ میں آجاتا ہے۔

جہاں تک کافروں کے لئے بخشش کا تعلق ہے تو ہم یہاں قرآن حکیم کی سورۂ توبہ کی آیت نمبر ۱۱۳ کا ترجمہ نقل کرتے ہیں۔

''یہ بات نہ تو نبی کو زیب دیتی ہے، اور نہ دوسرے مومنوں کو کہ وہ مشرکین کے لئے مغفرت کی دعا کریں، چاہے وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، جبکہ ان پر یہ بات پوری طرح واضح ہو چکی ہے کہ وہ دوزخی لوگ ہیں۔''

(ترجمہ مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ آسان ترجمہ قرآن صفحہ ۶۱۰)

الطاف حسین کا مرزا مسرور احمد کی والدہ ناصرہ بیگم کی موت پر اس انداز میں اظہارِ افسوس جیسے کوئی بزرگ مسلمان خاتون وفات پا گئی ہیں پر ملک بھر میں شدید ردِعمل ہُوا، جامعہ بنوریہ عالمیہ کراچی کے مہتمم مولانا مفتی محمد نعیم نے شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ''الطاف حسین کی جانب سے مرزا مسرور قادیانی کی والدہ کے انتقال پر ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا غیر شرعی اقدام ہے''۔

متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی پاکستان نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے قادیانی سربراہ مرزا مسرور احمد کی والدہ ناصرہ بیگم کے انتقال پر جس انداز میں تعزیت وافسوس اور دعا کا اہتمام کیا ہے یہ کسی صحیح العقیدہ مسلمان کا شعار نہیں ہو سکتا۔ الطاف حسین کچھ عرصے بعد اس قسم کی گفتگو شروع کر دیتے ہیں جو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم

ِ نبوت کے دشمنوں کی تائید میں ہوتی ہے اور امت مسلمہ کے چودہ سو سالہ متفقہ عقائد کو ذبح کرنے کے مترادف ہے!

مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ سید عطاء المہیمن بخاری، پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان کے امیر مولانا محمد الیاس چنیوٹی، جمعیت علمائے اسلام کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالرؤف فاروقی، جماعت اسلامی پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے مرکزی نائب ناظم رانا محمد شفیق پسروری، تنظیم اسلامی پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات مرزا محمد ایوب بیگ، جمعیت علمائے اسلام کے سیکرٹری اطلاعات مولانا محمد امجد خان اور کئی دیگر رہنماؤں نے کہا ہے کہ قادیانی کے لئے بخشش کی دعا کفر و اِرتداد پروری ہے اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ الطاف حسین قادیانیوں کو مسلمان تصور کرتے ہیں جو قرآن وسنت اور اجماع امت سے بغاوت اور آئین سے انحراف کے مترادف ہے۔ متحدہ تحریک ختم نبوت کی مرکزی رابطہ کمیٹی کے کنوینئر عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا ہے کہ دو سال قبل (۸ر ستمبر ۲۰۰۹ء) الطاف حسین کا ایک انٹرویو ایکسپریس نیوز نے نشر کیا تھا جس میں الطاف حسین نے کہا تھا کہ ''جب مرزا طاہر کا انتقال ہوا تھا...... میں نے کفر کیا ہے اور یہ کفر دوبارہ کرنے جا رہا ہوں میں نے احمدیوں کا لٹریچر بھی پڑھا ہے...... ان کا کلمہ وہی ہے سرکارِ دوعالم کو وہ آخری نبی مانتے ہیں''۔

عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ اب پھر متحدہ قومی موومنٹ کے قائد الطاف حسین نے اپنے پرانے عقیدے، مؤقف اور رائے کا اِظہار بلکہ اُس پر اصرار کیا ہے تو وہ کان کے نہیں دل کے دروازے کھول کر سن لیں کہ قادیانی اسلام، آئین اور عدالتی فیصلوں کی رو سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں، قادیانیوں کی طرف سے اسلام کا ٹائٹل استعمال کرنا اور دنیا کے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کو کافر بلکہ کنجریوں کی اولاد کہنا۔۔۔۔ اس کے بعد الطاف حسین اور ان کی جماعت خود فیصلہ کرلے کہ وہ کس صف میں کھڑے ہیں؟ مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے مرکزی نائب امیر سید محمد کفیل بخاری، میاں محمد اویس، مولانا محمد مغیرہ، قاری محمد یوسف احرار، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی نائب امیر قاری شبیر احمد عثمانی اور کئی دیگر رہنماؤں نے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت ایکٹ اور اعلیٰ عدالتی فیصلوں کو سبوتاژ اور غیر مؤثر کرنے کے لئے جاری عالمی مہم جو دراصل قادیانی چلا رہے ہیں الطاف حسین سمیت کچھ قوتیں اُن کی پُشت پر کھڑی ہیں۔ الطاف حسین اپنی ایم کیو ایم کے علاوہ دوسرے دھڑے یا دھڑوں کو تسلیم (own) کرنے کے لئے تیار نہیں لیکن متوازی جھوٹی نبوت کو پرموٹ کر رہے ہیں اور ایسے کافر جو اپنے کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں ان کے لئے بخشش کی دعائیں کرتے ہیں یہ تو اپنی دنیا وآخرت خراب کرنے والی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ دراصل یہ اِرتدادی فتنے قادیانیت کے بارے عوامی نفرت کم کرنے کی موہوم کوشش ہے جو کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم کو پنجاب میں منظّم کرنے کے لئے قادیانی وسائل اور قادیانی افراد ماضی قریب میں کس طرح استعمال ہوئے کوئی راز کی بات نہیں، علاوہ ازیں کراچی، لاہور، ملتان، چناب نگر، چنیوٹ، تلہ گنگ، راولپنڈی، اسلام آباد اور پیچہ وطنی سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مختلف دینی جماعتوں کے قائدین اور علاقائی رہنماؤں نے کہا ہے کہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کے پیروکار ہیں اور آئین پاکستان کی رو سے غیر مسلم ہیں، لہٰذا الطاف حسین کھل کر اپنے عقیدے اور مؤقف کا اظہار کریں تاکہ ایک محبّ وطن مسلمان اور دشمنِ دین وملت میں امتیاز کیا جاسکے۔